رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM
qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتّٰی یغیروا ما بانفسھم

بیادر بزم مستان تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ
والیان ریاست و امرائے صدر و معاونین سے بحد عوام سے صد

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے
چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ، دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۲۲ء | نمبر ۳۱

نظم

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا شیریں کلام

مین تو کمزور تھا اس واسطے آیا نہ گیا
کس طرح مانون کہ تم سے بھی بلایا نہ گیا

نفس کو بھولنا چاہا پہ بہلایا نہ گیا
جان جاتی رہی پر اپنا پرایا نہ گیا

عشق ایک راز ہے اور راز بھی کچھ پیار کا
مجھ سے یہ راز صد افسوس چھپایا نہ گیا

دیکھہ کر ارض و سما بار گران شرع
رہ گئے ششدر و حیران اٹھایا نہ گیا

ہم بھی کمزور تھے طاقت نہ تھی ہم مین بھی کچھہ
قول آقا کا مگر ہم سے ہٹایا نہ گیا

کس طرح تجھہ کو گنا ہون پہ ہوئی یون جرأت
اپنے ہاتھون سے کبھی زہر تو کھایا نہ گیا

کفر نے لاکھہ تدابیر کین لیکن پھر بھی
صفحۂ دہر سے اسلام مٹایا نہ گیا

ملتا کس طرح کہ تدبیر ہی صائب نہ ہوئی
دل مین ڈھونڈھا نہ گیا غیر مین پایا نہ گیا

اسکے جلوہ کی تباؤن تمہین کیا کیفیت
مجھہ سے دیکھا نہ گیا تم کو دکھایا نہ گیا

جاہ و عزت تو گئے کبر نہ چھوٹا مسلم
بھوت تو چھوڑ گیا تجھہ کو پہ سایا نہ گیا

چین سے بیٹھتے تو بیٹھتے کسطرح سے ہم
دور بٹھایا نہ گیا - پاس بٹھایا نہ گیا

جان محمود ترا حسن ہے ایک حسن کی کان
لاکھ چاہا پہ ترا نقش مٹایا نہ گیا

دعائی ضرورت

ہر جگہ کی جماعتون کو باقاعدہ روزانہ دردِ دل سے دعائین کرنی چاہئین کہ خدا تعالےٰ ہمارے محبوب اور پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور آپ کے رفقائے سفر کو مظفر و منصور صحیح سلامت واپس دارالامان لائے ۔ آمین

خواجہ پریس ٹاملہ مین باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ یعقوب علی تراب احمدی نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح کے محض خدمتِ اسلام کیلئے پُرانا سفرِ ولایت کے متعلق

"پیغام صلح" کے کمینہ حملون پر جماعت ہائے احمدیہ کی طرف سے اظہارِ نفرت و ملامت

جماعت احمدیہ قادیان کی آواز

۵ اگست ۱۲ء بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ مین قادیان کی لوکل انجمن احمدیہ کا ایک عام اجلاس منعقد ہؤا۔ جس مین "پیغام صلح" کے ان مضامین کے متعلق جو اسمین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے خلاف شائع ہوئے ہین حسب ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے گئے:۔

(۱) جیسا کہ ہمارے بہائیون نے راولپنڈی سے پیغام صلح کے کمینہ حملون پر جو اس نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے متعلق کئے ہین۔ صدائے نفرین بلند کرتے ہوئے تمام جماعت ہائے احمدیہ سے ان کے ساتھ ہم نوا ہونے کا مطالبہ بذریعہ تار اپنے ریزولیوشن نمبر ۴ مندرجہ الفضل مورخہ ۵ اگست ۱۲ء مین کیا ہے ہم بھی ان کے ساتھ بالاتفاق اپنی دلی نفرت کا اظہار کرنے مین شریک ہوتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ افسوس ہے ایسی مخالفت پر جس کا مرتکب اسلام کے ان مصیبت کے دنون مین کوئی نہین ہو سکتا مگر وہی جو حسد و بغض جیسے منشوم اخلاق سے متصف ہو "پیغام صلح" جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام جنگ رکھا تھا۔ اور جس کی بنیاد ہمارے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تیس ۳۰ سالہ محنت و مشقت سے تیار کردہ جماعت مین پھوٹ ڈالنے اور آنحضور کی تمام مقدس کوششون پر پانی پھیرنے کے لئے رکھی گئی تھی۔ اور جو ہرنا جائز ذریعہ سے دس سال سے متواتر کوشش کر رہا ہے۔ کہ کسی طرح وہ اپنے ناپاک مقصد مین کامیاب ہو۔ آج جبکہ اولوالعزم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے آقائے نامدار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیون کو پورا کرنے کے لئے ممالک عیسویہ مین کامیابی کے راستے تلاش کرنے کے لئے نکلے ہین۔ تو پیغام نے اپنی دیرینہ نیش زنی کی عادت کے مطابق اپنے گمینگی کے زہر کو اگلنا شروع کیا۔ اور چاہا کہ جماعت احمدیہ کو کسی طرح اپنے زہر سے متاثر کرے مگر اسے یاد رہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ اس کا یہ زہر اس کے اپنے لئے ہی ہلاکت کا موجب ہوگا۔ اور ہم اس سے محفوظ رہین گے۔

(۲) ایسا ہی جیسا کہ ریزولیوشن نمبر ۳ مین ہمارے بہائیون نے راولپنڈی سے تجویز کیا ہے۔ ہم بھی پورے طور سے اس سے اتفاق کا اظہار کرتے ہین۔ اور اپنی درخواست کو اپنے برگزیدہ امام حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی خدمت مین پیش کرتے ہین۔ کہ حضور کے سفر اخراجات ہمارے مالون سے ہون۔ جو ہمارے ہین بلکہ خود حضور کے ہین۔ اگر ہم افراد جماعت احمدیہ قادیان کو اس صدائے نفرین کے اٹھانے مین سبقت حاصل نہین ہوئی۔ تو کم از کم اس بات مین ہمین شرف قبولیت بخشا جائے۔ کہ حضور کے اخراجات ہم خوشی سے برداشت کرین۔"

(۳) مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے سفر یورپ پر ایک مضمون اپنے قلم سے پیغام صلح مورخہ ۳ اگست مین چھپوا کر ایک دفعہ اور اس بغض و حسد کا ثبوت دیا ہے۔ جو انہین خلیفۃ المسیح ثانی کے وجود باوجود کے ساتھ ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان جس مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی بھی شامل ہین۔ اپنے ذاتی علم کی بناء پر اعلان کرتی ہے کہ مولوی محمد علی کے اعتراضات غیر معقول۔ بے ہودہ اور حاسدانہ ہین یہ سفر اختیار کرنے مین کسی قسم کا اسراف نہین کیا گیا۔ اور جو رفقاء حضور کے ہمراہ گئے ہین۔ وہ سب کثرت رائے سے ضروری مقاصد کے پورا کرنیکے لئے منتخب کئے گئے۔ اگر فنڈ زمین زائد گنجائش ہوتی تو ہماری رائے مین جو لوگ منتخب ہو کر گئے ہین۔ ان کے علاوہ اور بھی بعض اصحاب کا جانا ضروری تھا۔ حضور نے کبھی اسراف کو جائز نہین رکھا۔ اور حضور کی طرف سفر ولایت مین کسی اسراف کا منسوب کرنا حضور کی ذات پر سخت بے جا حملہ ہے۔ جسے ہم نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔"

(۴) یہ ریزولیوشنز ہم بالاتفاق پاس کر کے ایڈیٹر صاحب الفضل سے التماس کرتے ہین۔ کہ وہ اسے اپنے صفحون مین شایع کرین۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا فتویٰ،

غیر احمدیون کے پیچھے نماز جائز نہین

(مولوی محمد علی بکتے ہین)

گذشتہ سال جبکہ خاکسار سیدان فتنہ ارتداد مین کام کر رہا تھا۔ جناب چودہری فتح محمد صاحب ایل ایل بی جرنیل لشکر محمود نے خاکسار کو بیاور اور جے پور کے علاقہ کے حالات معلوم کرنیکے لئے بھیجا۔ خاکسار جے پور مین جناب ڈاکٹر محبوب عالم صاحب احمدی انچارج موتی کٹرہ شفاخانہ جے پور کے پاس ٹھہرا۔ قاضی رحمت اللہ صاحب احمدی کو خاکسار کے آنے کا علم ہؤا تو ملنے کے لئے ڈاکٹر صاحب کے مکان پر تشریف لائے۔ مسائل نماز وغیرہ کے متعلق گفتگو ہونے لگی۔ آپنے سنایا۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ گھوڑی سے گر گئے تھے۔ مین قادیان دارالامان گیا۔ اور خلیفہ اول رضؓ سے سوال کیا۔ کہ غیر احمدیون کے پیچھے نماز نہ پڑھنی سے وہ زیادہ افروختہ ہو گئے ہین۔ کیا انکے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ آپنے فرمایا انکے پیچھے نماز بالکل نہین پڑھنی چاہیئے اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب سے ملا۔ اور ان سے اس بات کا ذکر کیا تو انہون نے کہا۔ کہ آپ اس معاملہ کو کیون بڑھاتے ہین اس سے زیادہ فساد ہوتا ہے آپ پڑھ لیا کرین۔ اور ایسے جھگڑون مین نہین پڑنا چاہیئے۔ مین نے پھر خلیفۃ المسیح اول رضؓ سے جا کر کہا۔ کہ آپ تو فرماتے ہین کہ غیر احمدیون کے پیچھے نماز جائز نہین لیکن مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہین۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے مین کوئی ہرج نہین۔ تو آپ نے فرمایا "مولوی محمد علی بکتے ہین ہمارے مت پڑھنا ان کے پیچھے نماز جائز نہین۔ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے ؎

شمس

دارالامان کی خبرین

(۱) حضرت ام المومنین صاحبہ بخیریت ہین۔ (۲) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے تینون گھرون مین ہر طرح خیریت ہے۔ (۳) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب و مرزا شریف احمد صاحب کے اہل و عیال بخیریت ہین میان مظفر احمد اب بالکل اچھا ہے۔ صرف کمزوری باقی ہے۔

(۴) حضرت نواب صاحب و میان عبداللہ صاحب و ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب و جناب میر محمد اسحاق صاحب کے اہل و عیال مین خیریت ہے۔ (۵) حضرت خلیفہ اول کے گھر مین خیریت ہے۔ (۶) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہمراہیان سفر کے گھرون مین بھی خیریت ہے (۷) بابا فضل کریم صاحب سیالکوٹی ۱۲ اگست کو فوت ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت مخلص اور سلسلہ کے عاشق تھے اور خوش الحان تھے اکثر اوقات حضرت مسیح موعود و حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نظمین پڑھا کرتے تھے۔ مقبرہ بہشتی مین دفن کئے گئے۔ (۸) ہائی سکول ۱۲ اگست سے ۲۵ ستمبر تک موسمی تعطیلات کی وجہ سے بند ہو گیا ہے۔ فقہ ٹلاس کو تعطیلون مین ہیڈ ماسٹر صاحب نے تعلیم دینے کے لئے۔ یہین روک لیا ہے۔ روزانہ دو گھنٹہ پڑھاتے ہین۔ (۹) افسوس ہے کہ کنسیشن وقت پر نہ پہنچنے کی وجہ سے اکثر طلباء کو بغیر کنسیشن کے جانا پڑا۔ (۱۰) ۱۲ اگست کو سکول کے ہال مین جناب مفتی محمد صادق صاحب و جناب مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے طلباء کو نصائح فرمائین۔ (۱۱) ۱۵-۱۴ کی درمیانی شب کو جناب چودہری فضل احمد صاحب کی ہمشیرہ بمقتضائے الٰہی فوت ہو گئین انا للہ و انا الیہ راجعون خدا تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔ (۱۲) حضرت صاحب کی بخیریت کی خبر آنیکی خوشی مین ۱۵ تاریخ قادیان کے ہر گھر مین لڈو تقسیم کئے گئے۔ (۱۳) حضرت صاحب کے خط آمدہ از پورٹ سعید کے پہنچنے پر چند روز بکرے قادیان

تشریف لائے اور چند دن رہ کر واپس تشریف لیگئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر یورپ

اور ایڈیٹر پیغام لاہور

(گزشتہ سے پیوستہ)

(۱۱) اگر اعتراض یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے قوم کے روپے سے کوئی جائداد اپنی ذات کے واسطے خریدی ہے۔ تو یہ کوئی ایسا اعتراض نہیں اور نہ کوئی ایسی جائداد موجود ہے کہ جو اپنی ذات کے واسطے خریدی گئی ہے۔ اگر یہ ان غریب مسلمانوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی سے خریدی گئی یا بنائی گئی کوئی جائداد ہو سکتی۔ تو وہ وہی جائداد ہو سکتی ہے کہ جو بمقام لاہور۔ اصحاب پیغام کو مرکز میں ۱۹۱۲ء سے لیکر آج تک جناب پال نے خریدی یا تعمیر کی ہے۔ اور جس وقت تم اپنی مسجد میں منہ مشرق کی طرف کھڑے ہو نکلو۔ تو سامنے ہی وہ عمارتیں نظر آئینگی جو شیر باد شاہ فنڈ کے نام سے روپیہ فراہم کر کے تعمیر کی گئی۔ اگر تمہارے دل کی طرح تمہارا ظاہری آنکھیں اندھا اور کی گرمی کے سبب سے اندھی ہو گئیں۔ تو غور سے ان عمارتوں کو دیکھ لو۔ اور پھر خواجہ زرپرست سے دریافت کرو کہ ۱۹۱۰ء سے لیکر ۱۹۱۴ء تک جو روپیہ اس نے مسلمانان ہندوستان سے اشاعت اسلام کے نام سے جمع کیا ہے۔

اس کی تاریخ وار آمد و خرچ کہاں اور کن رجسٹروں میں موجود ہے تاکہ ہم مولوی عبداللہ جہان اور مولوی صدرالدین صاحب کے

(۱۲) اگر اعتراض یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اور ان کے رفقاء مشرقی وضع اور لباس میں ملبوس ہو کر یورپ لندن گئے۔ کیونکہ وہاں لوگ مسخراڑائینگے۔ تو ہمیں واضح ہو۔ کہ ہم مشرقی ہیں۔ اور ہمارا امام احمد مشرقی ہے۔ ہمارا اسلام مشرقی ہے۔ اور ہمارا نبی سیدنا محمد صلعم مشرقی ہے۔ ہمیں مشرقی وضع اور لباس پر فخر ہے اگر ہم مغربی مسخراڑائیں۔ یا انکی آڑ میں پہلے تم اڑا رہے ہو۔ تو قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو۔ یا حسرۃً علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن۔ جب رسول لوگوں کے استہزا سے نہیں بچے۔ تو ان کے خلفاء اور متبعین کیسے بچ سکتے ہیں۔ ہاں شاید یہی ڈر باعث تھا۔ جبکہ بقول زمیندار لاہور اور ضیافت پیچ جناب ظفر علی خان نے لندن سے لکھا تھا۔ کہ مجھے ہمارا شہ خراشہ خواجہ نظر آیا۔ یا کہ یہ اسلئے ہو۔ کہ محبوبان لندن (لیڈی) آپ سے نفرت نہ کریں۔ زیادہ تفصیل کی اگر ضرورت ہو۔ تو جناب قاری سید فخر حسین خانصاحب ڈاکخانہ سے دریافت کریں۔ کہ کن وجوہ سے وہ اور آپ کے خواجہ دو لنگ میں باہم مشت و گریبان ہوئے۔

(۱۳) اگر اعتراض یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ۱۹۱۴ء میں جنگ بورپ لڑنے کیوں نہ گئے۔ اور اب بغرض تبلیغ کیوں جاتے ہیں۔ تو اسکا سبب یہ ہے۔ کہ جنگ یورپ جولائی اور اگست ۱۹۱۴ء میں شروع ہوا تھا۔ مگر ہمارا جنگ آپ کے ساتھ مارچ ۱۹۱۴ء سے شروع ہو چکا تھا۔ اور بقول آپکے حضرت امیر کے جماعت کا ۱۹/۱۸ حصہ اسوقت اس کے ساتھ تھا۔ اور صرف بیسواں حصہ حضرت خلیفۃ المسیح کے زیر فرمان تھا۔ اور آپ کے گروہ کا حملہ رسول کے تخت گاہ پر تھا۔ اور حملہ کی بڑی غرض خصوصیات احمدیت کو پامال کرنا تھا

پس اسوقت ایسی نازک حالت میں اس عظیم الشان جنگ کو چھوڑ کر جس میں ہمارا یا روپا اور سوائے خدا کے دوسرا کوئی نہ تھا خلیفۂ وقت برطانیہ کی حمایت میں جس کی تائید نصف درجن سے زیادہ عظیم الشان دنیوی طاقتیں موجود نہیں۔

شامل ہوتے تو یہ ایک دانا انسان کا فعل نہیں ہو سکتا۔ پس بجائے اس کے کہ وہ کسی زمینی سلطنت کی خاطر لڑتیں۔ انہوں نے آسمانی بادشاہت کی حمایت میں لڑنا مقدم سمجھا۔ اور آخر کار خدا کے مسیح کا فرزند خلیفۃ المسیح حضرت محمود احمد اولوالعزم بارہ سال جوان مرد مقابلہ کر کے آپ کے حضرت امیر اور اس کے رفقاء کو شکست فاش دیکر مظفر و منصور ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اور آپ میں سے ایک قابل فخر ہستی کے کان میں یہ آواز آئی۔ کہ آخر مہنڈہ (لڑکا) کامیاب ہی ہو گیا۔ اس جنگ نے دشمنوں کو ہڑ کیا اور بڑوں کو چھوٹا کیا۔ اور واقعی مقام خوف تھا۔ ہمارا خلیفہ آپ کے حضرت امیر کی طرح بزدل نہیں۔ کہ جو قادیان دارالامان میں ایک فرضی خوف محسوس کر کے یوں بھاگ نکلے۔ جس کا نقشہ آپ نے قرآن میں یوں دیا ہے کانہم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ۔ وہ جن بھاگا تو کس کے ڈر سے۔ کہ جیسے بھاگتا تھا جن عمرؓ سے۔ آپ کی بزدلی کا دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ ۱۹۱۲ء میں جب پشاور تشریف لائے تھے۔ تو ان کے واسطے ٹھنڈا پانی لانے کے واسطے ایک شخص غیر احمدیوں کی مسجد میں گیا جس پر غیر احمدیوں نے خونریز لڑائی ہونی جب آپ کے شیر قالین حضرت امیر نے دیکھا۔ کہ ان کے رفقاء جنگ میں مبتلا ہوئے۔ اور خون میں غلطاں ہیں۔ تو وہ بھی اپنے خسر جناب ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب لیکر روپوش ہوئے۔ اور سیدھے ریلوے اسٹیشن کو بھاگ نکلے۔ اور کیمل پور جا کر دم لیا۔ اب ذرا تاریخ صحابہ کرام اٹھا کر دیکھو اور ایسی کوئی نظیر تلاش کرو کہ جب ایک قوم مخالفوں سے برسر جنگ ہو۔ تو امیر قوم یوں دم دبا کر بھاگ نکلے۔ کہ رفقاء کو ہونڈنے بھی نہ پائیں۔ مگر ہمارا خلیفہ وہ جوان مرد انسان ہے۔ کہ جسکو خدا کے رسول نے اولوالعزم قرار دیا۔ اور جبکہ متواتر کئی سال ہزاروں کی تعداد میں غیر احمدی بظاہر قادیان میں جلسہ کرنے اور پوشیدہ طور پر فساد کرنیکے لئے آئے۔ تو یہ اس کا حسن انتظام جرأت اور دلیری تھی کہ وہ ہر سال ناکام لوٹے۔ اور اس سال تو شنا اللہ بھی کچھ ایسے اوسان باختہ ہو کر راتوں رات بھاگے کہ بٹالہ میں ہی دم لیا۔

(۱۴) اگر اعتراض یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے کیوں اس سفر میں ایک اونٹ کرایہ پر نہ لیا۔ جس پر سوار ہو کر لندن جاتے اور ایک شخص ہمارا تھامے کیلئے ساتھ ہوتا تاکہ سنت فاروقیہ پر عمل کرتے۔ تو بیشک ہمارے خلیفہ کے زمانہ میں سریع الحرکت بجلی میل اور سٹیم موجود تھے۔ شتر سواری کو قرآن شریف نے واذ العشار عطلت۔ اور حدیث۔ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا کی پیشگوئی بیکار کر رہا تھا۔ اسواسطے اس سنت پر عمل نہ کیا۔ مگر اسوقت ایک اچھا اور عمدہ موقع موجود ہے۔ کہ جناب خواجہ کمال الدین کے لئے ایجنٹ پکی مجلس شوریٰ کے منتخب کردہ تین خلفاء میں سے ایک ثالث تین میا نمبر کی چھاؤنی سے ایک اونٹ خرید لیں۔ اور جناب خواجہ عنقریب بغرض تبلیغ اسلام لندن جانے والے ہیں۔ اس اونٹ پر سوار کریں اور اونٹ کی مہار تھامے۔ اور سنت فاروقیہ پر عمل کر کے نمونہ دکھائے۔ اور صحرائے ملتان و سندھ و بلوچستان و کرمان و وسط ایران سے ہوتے ہوئے براہ ملہران اور بغداد و انگورہ قسطنطنیہ برلن پیرس ہوتے ہوئے لندن تشریف لے جاؤ تاکہ آپ لوگ خود اس پر عمل کر کے تین چار سو سال کے لئے بغرض عمل پیش کرتے ہو۔ ورنہ جناب خانصاحب و غلام رسول صاحب کو پھر ایک جلسہ کر کے یہ کہنے کی تکلیف گوارہ کرنی پڑیگی۔ کہ منافق وہ ہوتا ہے۔ کہ جو یقولون مالا یفعلون۔ کے خلاف جو بات کہتا ہے اسپر خود عمل نہیں کرتا۔

(۱۵) رہا حضرت خلیفۃ المسیح کے ازدواج کی صحت اور اخراجات خانہ داری کو اخبار میں زیر بحث لانا۔ یہ آپ کے پرلے درجہ کا کمینہ پن اور سفاہت پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جس شخص کو آپ اپنا امام کہتے ہیں۔ اس کی اولاد اور خاندان کے گھریلو معاملات پر مسخر اڑائیں۔ محض اس غرض کیلئے جناب ڈاکٹر سید احمد حسین شاہ صاحب آپ کے خوان دعوت پر نوکی سے مدعو کریں کیونکہ اس شخص نے سب سے قبل تم میں اپنے امام کے خاندان پر نکتہ چینی اور مطاعن کا دروازہ کھولا۔ اور خلیفۃ المسیح کے نکاح ثانی پر زبان طعن دراز کی۔ اور آپ کے لئے راستہ کھولا یہی بداخلاق اور بدزبان شخص ہے۔

اگر آپ لوگوں سے ایسے امور کا شکوہ و شکایت کیجائے۔ تو کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ جیسا کہ ہمارا امام حضرت مسیح موعود ذوالبروزین تھا۔ ویسے ہی ان سے خارج شدہ لوگ بھی بایدکہ ذوالبروزین ہوں۔ پس اگر انکار خلافت اور اصحاب المسیح کو برا کہنے میں روافض کا بروز سمجھا جاوے۔ تو خاندان نبوت میں یقیناً آپ خوارج کے مظہر کامل ہیں۔ پس جو طرز عمل آپ کے اسلاف نے اختیار کیا تھا۔ اگر وہی طرز عمل آپ سے جوان کے اخلاف میں کلیتاً اختیار کریں گے۔ تو یہ آپ سے چندان بعید نہ تھا۔

اگر در خانہ کس است بایں قدر بس است،

آپ کا قدیمی سرکوب خاکسار قاضی محمد یوسف پشاوری احمدی

گروہ اور چیلا

ناظرین کو معلوم ہے کہ پنڈت لیکھرام سوامی دیانند کے خاص الخاص جان نثار چیلے تھے۔ اور سوامی صاحب سے دوسرے مذاہب پر بغیر تحقیق و تفتیش کے لایعنی اعتراض کرنے میں کچھ کم نہ تھے۔ اور اسمیں شک نہیں کہ دونوں اسلام کے سخت ترین دشمن اور انبیاء اور صالحین کی ہتک کرنے اور انپر ناپاک حملہ کرنیمیں نہایت بے باک تھے۔ دونوں نے قرآن مجید کی آیات پر تمسخر اڑایا۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی آیات سے ٹھٹھا کرنا یہود قرنون اور جاہلون کا کام ہے۔

آج ہم قرآن مجید کی اس صداقت کو گرو اور چیلے کی تحریرات سے ثابت کرتے ہیں۔

گرو کا فتویٰ چیلے کی نسبت،

(۱) پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اشتہار کے جواب میں لکھتا ہے۔

میں نے جو فضل و احسان کیا سب آریوں پر کیا ہے اور وقتاً فوقتاً

انہین کو الہامات اور غیب کی خبرون سے اطلاع دی ہے - اور سب فرقے جھوٹے مدعی ہین،، (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۴۹۹)

(۱) سوامی صاحب ایسے قائل کے متعلق فرماتے ہین -

"بھلا وہ خدا عادل اور انصاف پسند کیونکر ہو سکتا ہے جو دوسرے مذہبون کو کہ جنکے ہزارون کروڑون معتقد ہین - بالکل باطل بتائے - اور اپنے مذہب کو سچا ظاہر کرے - اس سے بڑھکر اور کون متعصب ہو سکتا ہے - کسی مذہب مین سارے آدمی بُرے یا بھلے نہین ہو سکتے - یکطرفہ ڈگری دینا اول درجہ کی حماقت ہے - کیا توریت و زبور کا دین جو کہ ان کا تہا باطل ہو گیا - یا وہ کسی اور مذہب کے پیرو تھے جسے باطل بتایا ہے،، ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۷۳

سوامی صاحب کے نزدیک یکطرفہ ڈگری دینے والا متعصب اور اول درجہ کا احمق ہے - ان دونون عبارتون کے ملانیسے جو نتیجہ نکلتا ہے - وہ ناظرین خود سمجھ سکتے ہین -

چیلے کا فتوائے گرو کی نسبت

(۱) سوامی صاحب قرآن مجید کی آیت فاتوبسورۃ من مثلہ پر تمسخرانہ لہجہ مین بطور اعتراض لکھتے ہین -

"بھلا یہ کوئی بات ہے - کہ قرآن کی سورتون سی اور سورت نہ بن سکے کیا اکبر بادشاہ کے وقت مولوی فیضی نے ایک بے نقط قرآن نہین بنا لیا تھا،، (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵۴)

(۲) ایسے قائل کے متعلق پنڈت لیکھرام کا فتویٰ ملاحظہ ہو -

"برہمنون کی نسبت الہامی ہونے کا دعوے ایسا ہی بے بنیاد ہے - جیسا کہ فیضی کی بے نقط کتاب مواد الکلام کو فیضی کا قران جاننا حالانکہ کچھ بھی کسی عالم کے وہ قائل نہین - بعینہٖ وہی حال برہمنون کا ہے - وہ خود ویدون کی تفسیر کہلاتے ہین - اور ایک جگہ نہین بلکہ صدہا جگہ قائل مگر خود غرض لوگ انہین خدا نخواستہ وید بناتے ہین - جو سراپا محال ہے - (کلیات آریہ مسافر حاشیہ صفحہ ۶۵۵)

نتیجہ ظاہر ہے - ہر ایک نے بدلہ لے لیا ہے - کسی نے خوب کہا ہے

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

شمس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا سفر یورپ

جہازی چٹھی یا حجازی چٹھی

(بمبئی سے عدن تک کے حالات)

جماعت کے وہ لوگ جو اس وقت ساحل سمندر پر تھے - خصوصاً اور تمام جماعت مبارکباد کے قابل ہے - کہ اس کے حق مین حضرت امام نے اس وقت خاص طور پر دعا کی - وہ دعا معمولی دعا نہ تھی بلکہ اس دعا مین وہ جوش وہ کرب اور اضطراب ملا ہوا تھا - جو قبول ہونے والی دعا کے اجزا لازمہ ہین ؛

آپ دیر تک دعا کرتے رہے - دعا کے بعد ایک اور عالم آپ پر طاری ہوا - جہاز کی حرکت کے ساتھ جماعت کے لوگ جدہر سے قریب ہوتے آپ دوڑ کر ادھر ہوتے اور پہنچ قریب پاکر پھر دعا کرتے - آپ کا اسوقت ادھر سے ادہر اور ادہر سے ادھر دوڑنا ایک کیفیت پیدا کرتا تھا - ماں کی محبت مین بیشک ایسے جذبات کا اثر ہو سکتا ہے وہ ماں جو اپنے بچے سے الگ ہو - اور اس کے اور اس کے بچہ کے درمیان کوئی چیز ایسی حائل ہو جاوے - جو اس تک پہنچنے نہ دے - اسی کیفیت کا اندازہ کرو - جہاز کی حرکت کے ساتھ آپ ادہر سے ادہر ہوتے تھے - اور قلبی برقیت کے ساتھ حاضرین پر اثر ڈال رہے تھے - اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ ساحل پر کھڑے ہوئے احباب بھی اس حرکت کے ساتھ ادہر سے ادھر ہونے لگے ؛

ایک حقایق سے ناشناس اس کو محض عقیدت کا نتیجہ کہے گا - مگر مین ایک یقین اور بصیرت سے کہتا ہون - کہ کوئی چیز اندر ہی اندر حرکت دی جاتی تھی - ساحل کے احباب دوڑتے ہوئے دوسری گودی پر آرہے تھے - ان کی بے اختیاری اس کیفیت کو ظاہر کرتی تھی - کہ وہ خود نہین بلکہ کھچے چلے آرہے تھے -

محبت کے جذب و کشش کی اس زبردست قوت کو ہر شخص سمجھ بھی نہین سکتا - آخر جہاز نے ہمکو دوستون کی اور دوستون کو ہماری نظرون سے تو غائب کر دیا - مگر اس کیفیت کے اثر دماغ اور دل پر مستولی تھے - اور ان اثرات نے باوجود جسمانی بعد کے انہین اور بھی قریب کر دیا - اس وقت حضرت نے فرمایا - ایک چھوٹی سی لاسلکی ہوتی جس سے مین السلام علیکم کہتا - اور جماعت والے اس سے وعلیکم السلام کہتے ؛

بے شک اسوقت حضرت امام کے پاس وہ لاسلکی نہ تھی - جو مارکونی نے ایجاد کی ہے - مگر وہ لاسلکی ہے اور رہے گی - جو دل را بدل رہبست کی مصداق ہے - حضرت کا یہ ارشاد یقیناً ہر قلب پر اپنا اثر اور پرتو ڈال رہا تھا - اور السلام علیکم کا تبادلہ کر رہا تھا - مین ہر اس دوست سے پوچھتا ہون - جو اس چٹھی کو پڑھ رہا ہے - کہ کیا اس کا قلب حضرت امام کے السلام علیکم کی صدا کو محسوس نہین ؛

لاسلکی ہو یا نہ ہو - آواز آئے یا نہ آئے - تاثیری کیفیت پیدا ہو یا نہ ہو - مگر یہ خواہش کسی چیز کا اظہار کرتی ہے - کہ وہ اپنی جماعت کا کسقدر متمنی اور دلدادہ ہے - اور یہی وہ چیز ہے - جو جماعت کی زندگی کے ضروری ہے - کہ اس کے امام کے دلمین اس کے لئے کیا تڑپ اور حفاظت کا جذبہ ہے - غرض ان جذبات کے ساتھ ہمارے امام نے جماعت کو خدا حافظ کہا - اور عرب کے پانیون پر افریقہ نامی جہاز نے حرکت شروع کی ؛

ایک قلی سائل کا واقعہ

مین ایک قلی سائل کے واقعہ کو بھی کسی طرح نظر انداز نہین کر سکتا

حضرت جہاز مین اپنے کیبن (حجرا) مین تشریف لے جا رہے تھے اور خاکسار عرفانی اور خانصاحب ساتھ تھے - ایک قلی برنگ سائل پیش ہوا - اور کچھ مانگا - جہاز کے ایک آفیسر نے جو اس قسم کے خوب واقف ہوتے ہین - اس کو گردن سے پکڑا اور دھکے مارتا ہوا باہر لایا - حضرت کو اس سلوک نے بے قرار کر دیا اور آپ اس کے پیچھے دوڑے جہاز کے قانون کو مدنظر رکھ کر اس افسر کو تو کچھ کہہ نہ سکتے تھے - آگے آگے مارتا ہوا لئے جا رہا تھا - اور پیچھے پیچھے آپ دوڑتے ہوئے چلے جا رہے تھے - اور جب تک اسے جا کر کچھ دے نہ لیا صبر نہین آیا ؛

صاحب خلق و احسان کی نظیر

اسی واقعہ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیکرٹری کے ایک واقعہ کو یاد دلایا - اور مین عرصہ تک اس سے لطف لے کر اپنے ایمان کو بڑھاتا رہا - حضرت کی وحی مین حضرت خلیفۃ المسیح کیلئے یہ بھی آیا ہے - کہ خلق و احسان مین میرا نظیر ہو گا - اور واقعات نے ہمیشہ اس کی تصدیق کی ہے -

ایک مرتبہ حضرت کے پاس ایک سائل آیا - اور حضرت نے اسے کچھ دینے کا ارادہ فرمایا - مگر گھر جا کر بھول گئے - اور وہ بھی ادہر ادھر غایب ہو گیا - آپ کو بہت تکلیف اور احساس ہوا - اور بار بار اسکی تلاش کے لئے فرماتے - آخر خدا خدا کر کے وہ مل گیا - اور حضرت نے اس کا حصہ اوسکو دیدیا - تب آپ کو اطمینان ہوا ؛

جس طرح حضرت کو اس سائل کے لئے بے قراری تھی - آپ کو بھی بے چینی تھی - جب تک اس کو کچھ دے نہین لیا - دل مطمئن نہین ہوا - روانگی جہاز کے ساتھ ساحل پر جو سائل موجود تھے - انمین سے بھی آپ نے کسی کے سوال کو رد نہ فرمایا - جہاز کی حرکت کے ساتھ ساتھ جو جیب مین سے ہاتھ مین آیا پھینکتے گئے ؛

خادم محمود کی یاد

اس اثنا مین مجھ سے یکایک پوچھا کہ کیا محمود کو تار دیدیا - مین نے عرض کیا نہین - فرمایا دریافت کرو کہ جہاز مین وائرلیس ہے - اگر ہے تو ابھی تار دیا جاوے - مگر بعد مین معلوم ہو گیا کہ کچھ تار منشی عبدالغنی صاحب کو جو ایک زمانہ مین دفتر نظارت دعوت و تبلیغ مین کلرک تھے اور اب حج سے ہو کر آئے ہین دیدیئے ہین کہ جہاز روانہ ہونے کے بعد دیدیئے جائین مین آپ کا وہ پیام بھی ہے جو ساحل ہند سے دیا ہے ؛

محمود کی یاد نے میرے قلب مین شکرگذاری اور محبت کے جذبات کو ایک بار اور جنبش دی - کہ جس قوم ایسا آقا اور سردار ملا ہو - اس کے خوش قسمت ہونے مین کیا شبہ ہے - حضرت کی پہلی کیفیت کو خود دیکھ چکا تھا اس آواز نے مجھے بے خود کر دیا - اور مین چیخ مار کر رو پڑا ؛

ساحل سمندر سے پیغام

اس خط کی اشاعت سے پہلے وہ پیغام جو ۱۵ جولائی ۲۲ء کو بمبئی سے روانگی جہاز کے بعد دیا گیا تھا - جماعت پڑھ چکی ہے - اس کے الفاظ جو درد اور کرب رکھتے ہین - وہ الفاظ بیان نہین کر سکتے جماعت کے لئے جو تڑپ آپ کے دل مین ہے - اس کا احصا نہین کیا جا سکتا - اور یہی چیز ہے - کہ جو ہمارے غمون اور کوفتون کو دور کرتی ہے - کہ ہم اس کی غلامی پر فخر و ناز کرتے ہین - وہ ہمکو غلامی کے مقام سے اٹھا کر اخوت و خلت کے مقام پر لے جاتا ہے ؛

اس پیغام کو پڑھو - اور پھر پڑھو - کہ اس مین معرفت کا ایک گہرا راز ہے - اور تمہاری ترقیون کی ایک کلید ہے - جو دیگئی ہے - خدا کرے کہ ہم مین وہ روح پیدا ہو جائے -

اصل مقصد کی طرف رجوع

بمبئی کا ہر چلا گیا ذوق سخن
مقصدے دور تے گیا جہا

کے متحرک ہو جانیکے بعد آپ نے اپنے کیبن کو جا کر دیکھا - اور اس کے قفل وغیرہ کو کھولکر لگا کر خوب سمجھ لیا - پھر دوسرے احباب کے کمرون مین گئے - اور رفقیان ڈیک کی جگہ کو دیکھا - اور اپنے کمرہ مین تشریف لیگئے